روزنامہ
# الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
فون ۴۴۶

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۹ منگل ۱۶ ـ شوال ۱۴۱۴ھ ۲۹ ـ امان ۱۳۷۳ ہش ۲۹ ـ مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اللہ تعالیٰ متقی کا خود کفیل ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا (-) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# پیغامیوں کے جھگڑوں سے جماعت کو بہت نقصان پہنچا ہے انکی طرف بالکل توجہ نہ دیں

## اللہ تعالیٰ ہم سے جو سلوک فرما رہا ہے اور ان سے جو سلوک فرما رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے

### حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پروگرام میں مورخہ ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو بیان کردہ اہم ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۷ مارچ ۱۹۹۴۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ پروگرام بات چیت میں (جس کا نام اب حضرت صاحب نے "ملاقات" تجویز فرمایا ہے) غیر مبایعین کے بارے میں تفصیلی ذکر فرمایا۔

آپ نے اس مسئلے کی تفاصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا پیغامیوں کے ساتھ جھگڑے سے جماعت احمدیہ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے اس طرف بالکل توجہ نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے جو سلوک فرما رہا ہے اور ان سے جو سلوک فرما رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ اور سب پر واضح ہے اس لئے وہ جو بھی کہیں ان کو کہنے دیں اور ان کا کوئی جواب نہ دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب چونکہ بعض سوال اٹھائے گئے ہیں اس لئے میں ایک دفعہ ان کا جواب دیتا ہوں۔

حضرت صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا ایک طویل ارشاد پڑھ کر سنایا اور درمیان میں اہم مقامات کی تشریح کرتے ہوئے اس مسئلہ کو بالکل واضح کر کے رکھ دیا۔

آپ نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کو امامت حضرت بانی سلسلہ کی جوتیوں کے طفیل عطا ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ کے ایک پٹھان رفیق روایت کرتے ہیں کہ میں جب قادیان جایا کرتا تھا تو ایک بوڑھے آدمی کو حضرت بانی سلسلہ کی جوتیوں میں بیٹھا دیکھا کرتا تھا۔ میں نے کبھی ان کی طرف توجہ نہ دی اور انہیں بالکل معمولی آدمی خیال کرتا رہا۔ جب مجھے حضرت بانی سلسلہ کے وصال کی خبر ملی تو میں قادیان پہنچا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہی بوڑھا بزرگ جو حضرت بانی سلسلہ کی جوتیوں میں بیٹھا کرتا تھا' لوگوں سے بیعت لے رہا ہے۔ اس پر میں نے بے ساختہ کہا کہ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کی جوتیوں کے طفیل (امامت) پائی ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فیصلہ کن اقتباس پیش فرما کر اس کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی باتوں کا ایک ایک لفظ غور سے سننے کے لائق ہے۔ یہ علم و عرفان کے خزانے ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس نے اپنے آپ پر یہ لازم کر رکھا ہے کہ اس کی بھیجے ہوئے لازماً کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بڑے قہری نشانوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے جاری کردہ سلسلہ کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کرتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کراتا۔ آخر وہ وقت آتا ہے کہ خدا کا بھیجا ہوا فرستادہ اپنا کام پورا کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ اس کے وفات کے بعد خدا تعالیٰ اپنی دوسری قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ایسے وقت میں حالات یہ ہوتے ہیں کہ دشمن سوچتا ہے کہ یہ جماعت ختم ہو جائے گی اور جماعت کے مخلصین بھی پریشانی میں پڑ جاتے ہیں۔ کئی بد قسمت منحرف ہونے کی راہیں اپنانے لگتے ہیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا زبردست ہاتھ ایک بار پھر اس گرتی ہوئی جماعت کو تھام لیتا ہے۔ اور جماعت میں (امامت) کا نظام جاری فرما دیتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا پیغامیوں کو پتہ ہی نہیں کہ امامت کے دیوانے کن کو کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مبایعین کا ایک ایک فرد امامت کا دیوانہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے معجزوں میں سب بڑا اعجاز یہ ہے کہ آپ نے ایک چشمہ رواں جاری کیا۔ یہ چشمہ ان علوم کے علاوہ ہے جو آپ نے جاری کیا۔ یہ رواں چشمہ جماعت احمدیہ کا وجود ہے۔ یہ سلسلہ بڑھتا رہے گا۔ اس کی موجیں پہلے سے زیادہ طاقتور اور بلند تر ہوتی چلی جائیں

باقی صفحہ ۷ پر

## سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ رقم فرماتے ہیں۔

میرے ہم زلف مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد رمضان صاحب آف بھیرہ حال راولپنڈی ۹۴-۳-۱۷ کو صبح نماز فجر کے لئے وضو کرتے ہوئے غسل خانہ میں گر گئے اور حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اسی وقت اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جنازہ بیت النور راولپنڈی میں بعد نماز ظہر پڑھایا گیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں نماز جمعہ کے بعد بیت الاقصیٰ میں ہزاروں لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی احباب کرام سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر توقیر احمد صاحب اور بہو ڈاکٹر عائشہ توقیر صاحبہ کو احمدیہ کلینک کانو (نائجیریا) میں کئی سال خدمات کی توفیق بھی ملی ہے۔

## درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ لاہور کو اچانک دل کی تکلیف ہوئی اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں زیر علاج رہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق دل کی تین شریانیں تنگ ہو چکی ہیں۔

○ عزیز شاہد محمود جنجوعہ صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور کی ٹانگ پر پھوڑا ہے قریباً ایک ماہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے ابھی تک صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔

ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۲۹ - امان ۱۳۷۳ھش ۲۹ - مارچ ۱۹۹۴ء


# مولائے حقیقی کی توجہات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک جملہ ہے۔

"اللہ اپنی تمام تر توجہات کے ساتھ ان دلوں میں اترنے لگا جو اس کا عرش بن گئے۔" (خطبہ فرمودہ ۲۴- دسمبر ۱۹۹۳ء)

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ امام جماعت کے ارشادات کا ایک ایک جملہ اور فقرہ الٰہی تائیدات سے کہا جاتا ہے۔ ایک ایک سطر سنجیدگی اور توجہ کی محتاج ہے۔ ایک ایک لفظ زندگیوں کی کایا پلٹ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اللہ کا عرش کیا ہے؟ اللہ کا عرش وہ دل ہے جہاں خدا اترتا ہے' کتنا خوش قسمت وہ وجود ہے جس کا دل انوار الٰہی کا جلوہ گاہ ہے۔ جس کی روح کو مولا کریم کی محبتوں سے سرشار ہونے کا موقع ملا ہے۔

پھر جب محبوب مولا "اپنی تمام تر توجہات" کے ساتھ دلوں پر اترتا ہے تو اس لذت کا خیال کر کے دل مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپنے لگتا ہے۔ پیارے اور محبوب کی تو ایک نگاہ غلط انداز دل و جگر کی دنیا میں تہلکہ مچا دیتی ہے اور جب محبت اور پیار کی یہ دنیا اپنی تمام تر توجہات کے ساتھ نچھاور ہونے لگے تو دل آنکھوں سے بہنے لگتا ہے۔ سجدے میں سر رکھو تو اٹھانا یاد ہی نہیں رہتا۔ نماز شروع کریں تو ختم کرنے کو جی ہی نہیں کرتا۔ ایک نماز کا وقت ختم ہو تو دوسری کے لئے دل مچلنے لگتا ہے۔ بیت الذکر کے در و دیوار سے نور اور ٹھنڈک کے ایسے فوارے پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں جو روح کی گہرائی تک کو سکون سے سرشار کر دیتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات و ارشادات محبتوں اور لذتوں کا ایک ایسا سرچشمہ ہیں جو ہر احمدی کی زندگی کا حاصل ہے۔ آج مواصلاتی سیاروں کے رابطے سے یہ دولت گھر گھر بٹ رہی ہے۔ اور وہ جنہوں نے دور سے دیکھنے کے سوا کبھی محبوب امام کا نورانی چہرہ قریب سے نہ دیکھا تھا اب ٹی وی سکرین پر یوں نمایاں دیکھتے ہیں کہ جیسے چند فٹ کے فاصلے پر سے دیکھ رہے ہوں۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ پوری توجہ سے پوری کوشش سے ایسے مراکز تک پہنچے جہاں پیارے کا یہ نورانی چہرہ نظر آتا ہو۔ جو اپنے گھر میں یہ روحانی خزانہ لا سکتے ہیں وہ ایک دن کی بھی دیر نہ کریں۔ سائنس کے جدید دور نے جو فائدہ احمدیوں کو دیا ہے وہ دنیا کی اور کسی قوم کو ہرگز نہیں دیا۔

موسم کے بدلنے سے بدل جاتے ہیں دن رات
رہتے نہیں اک حال پہ اس دنیا کے حالات
اس بات سے ہو سکتا ہے انکار نہ ہوگا
"ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات"

ابوالاقبال ۲۸-۲-۹۴

---

خدا کی یاد میں اک ہوک اٹھتی ہے مرے دل میں
مِلا دیتے ہیں لیکن لوگ اسے شورِ عنادل میں
یہی ہے اور یہی ہوگی ہمیشہ راگنی میری
یقیناً فاصلے کم ہوں گے اس سے میری منزل میں

فضل عمر ہسپتال ۲۶-۳-۹۴ ابوالاقبال

○

منزل پہ پہنچ کے دم لیں گے رکنے کا ابھی کچھ کام نہیں
جو پتھر راہ میں آتے ہیں ان کا تو منزل نام نہیں

جرموں کی سزائیں دینے کا کب تم کو سلیقہ آئے گا
زنجیر مجھے پہنائی ہے زنجیر کوئی انعام نہیں

یہ پھول جو تم نے پھینکے ہیں یہ زخم تو دیتے ہیں لیکن
یہ میرا چہرہ کیسا ہے یہ چہرہ ابھی گلفام نہیں

صحرا میں گھومنے پھرنے سے بھی دریا دریا رہتا ہے
دریا کا سمندر میں گرنا بھی گم ہونے کا نام نہیں

دنیا کی فضائیں جانتی ہیں کس شخص کو کیا کچھ دینا ہے
کچھ لوگ بہت مشہور ہوئے پر مجھ جیسے بدنام نہیں

کچھ لوگ بہت زندہ ہیں مگر مرتے ہی بہت مر جائیں گے
میں زندہ ہوں تو زندہ ہوں مرنا بھی مرا انجام نہیں

منزل پہ پہنچنا ٹھیک سہی لیکن یہ خدا کے ہاتھ میں ہے
میں راہ میں گر کر مر جاؤں تو پھر بھی مَیں ناکام نہیں

تم اور نسیمؔ گم گشتہ کو گھر گھر ڈھونڈتے پھرتے ہو
مشہور تو میں بے شک نہ ہوا پر ایسا بھی گمنام نہیں

۲۷-۳-۹۴ نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

# ہمارا خدا

مولانا عبدالباسط شاہد

"ہمارا خدا" کے موضوع پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی نہایت دلچسپ مفید تصنیف کے اب تک متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر ایڈیشن رقیم پریس انگلستان میں عمدہ کاغذ۔ دیدہ زیب کتابت و سرورق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس کتاب کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرض حال کے عنوان سے تحریر فرمایا کہ "یہ کتاب یعنی ہمارا خدا" میں نے ابتدا" ۱۹۲۵ء کے وسط میں لکھنی شروع کی تھی مگر بعض موانع کی وجہ سے اس کی تصنیف کا کام درمیان میں رک گیا اور بالآخر میں نے اسے نومبر ۱۹۲۷ء میں ختم کیا۔ مجھے خوشی ہے کہ ملک کے نوتعلیم یافتہ طبقہ نے جس کے لئے یہ کتاب لکھی گئی تھی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور بعض ڈگمگاتے ہوئے قدموں اور بعض لرزتے ہوئے دلوں نے میری اس کتاب کے ذریعہ روحانی تسکین حاصل کی......

اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن دسمبر ۱۹۴۶ء میں قادیان سے شائع ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں میں نے معمولی نظر ثانی کے علاوہ تین مختصر سے بابوں کا اضافہ کیا تھا ایک باب جو "دہریت کی ساتویں دلیل اور اس کا رد" کے عنوان کے ماتحت درج کتاب کیا گیا یورپ کے مشہور فلاسفر اور سائنس دان سگمنڈ فرائیڈ کے ایک نظریہ پر مبنی ہے اور دوسرا باب کمیونزم یعنی اشتراکیت کے متعلق ہے جو آج کل گویا دہریت کی علمبردار بنی ہوئی ہے۔ مگر یہ دونوں اضافے نہایت اختصار کے ساتھ کئے گئے تھے.......

تیسرا اضافہ ایک مختصر تتمہ کی صورت میں تھا جس میں کتاب کے دوسرے حصہ کی جو ہستی باری تعالیٰ کے متعلق "مشاہدہ" والے دلائل سے تعلق رکھتا ہے ایک اڑتی ہوئی جھلک دکھائی گئی تھی"

ان تمہیدی کلمات سے اس بنیادی مسئلہ کے متعلق لکھی گئی اس کتاب کی افادیت واضح ہوتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت سادہ وسلیس اردو میں بڑے عام فہم انداز میں جن مضامین پر خامہ فرسائی کی ہے ان میں سے بعض کے عنوان ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ خدا کی ہستی کے متعلق عقلی دلائل۔ کیا خدا کا عقیدہ توہم پرستی کا نتیجہ ہے؟ شہادت صالحین کی دلیل۔ ایمان باللہ کے عظیم الشان فوائد۔ کیا مذہب دنیا میں جنگ و جدال کا باعث ہے؟ دہریت کے دلائل کی مختصر تردید۔

ایمان باللہ کے فوائد میں آپ نے مندرجہ ذیل عناوین پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ ایمان باللہ وحدت اور اخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ خدا کا عقیدہ بدی کے ارتکاب سے روکتا ہے خدا کا عقیدہ نیکی کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے۔ خدا کا عقیدہ حقائق الاشیاء کی تحقیق میں ممد ہے۔ خدا کا عقیدہ اطمینان قلب پیدا کرتا ہے۔ خدا کے عقیدہ سے اخلاق کا معیار قائم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنے کے متعلق مشہور اعتراض کا جواب دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کمال کا یہی تقاضا ہے کہ وہ لطیف ہو اور ظاہری آنکھوں سے مخفی رہے مگر اس وجہ سے اس کی ہستی کے متعلق ہرگز ہرگز کوئی شبہ پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے شناخت کرنے کے لئے اس راستہ سے بہت زیادہ یقینی اور قطعی راستے کھلے ہیں جو ہماری ان مادی آنکھوں کو میسر ہے۔ پس اے عزیزو! تم اس قسم کے بے ہودہ شبہات سے اپنے آپ کو ایمان جیسی قیمتی متاع سے محروم نہ کرو۔ کیا تم ان لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے جنہوں نے باوجود نہ دیکھنے کے مقناطیس اور بجلی کی طاقتوں کو مانا۔ وقت اور زمانہ کی حکومت کو اپنے اوپر تسلیم کیا۔ شہوت اور غضب کے سامنے اپنی گردنیں جھکائیں۔ مگر اپنے خالق و مالک کو محبت عبودیت کا خراج دینے پر رضامند نہ ہوئے؟ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے"

اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق تحقیق کس طرح کی جائے آپ فرماتے ہیں "اسی طرح خدا کے متعلق تحقیق کرنے کا سوال ہے۔ ایک فلسفی بھی تحقیق کرتا ہے اور ایک سالک بھی اور دونوں کا مقصود ایک ہی ہے کہ خدا کا پتہ لگائیں لیکن نیتوں میں بھاری فرق ہے فلسفی تو اس لئے میدان میں قدم زن ہوتا ہے کہ اپنی عقل کی امداد سے صحیفہ عالم پر نظر ڈال کر یہ پتہ لے کہ آیا کوئی اس کارخانہ عالم کا بنانے والا بھی ہے یا نہیں اور پھر جس نتیجہ پر وہ پہنچے اسے اپنی علمی معلومات کے خانہ میں جمع کردے اور بس۔ اسے اس سے غرض نہیں کہ خدا ہے تو کن صفات والا ہے اور اس کا اپنے بندوں کے ساتھ کیا تعلق ہے اور بندوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اس تک پہنچنے کا کیا ذریعہ ہے؟ کیونکہ اس کا مقصود خدا کا تعلق نہیں بلکہ صرف یہ ہے کہ وہ علمی طور پر پتہ لگائے کہ کوئی اس کارخانہ عالم کا صانع بھی ہے یا نہیں۔ وہ اس کے تعلق کا خواہش مند نہیں۔ اس کے قرب کا شائق نہیں۔ اس کی دوستی کا خواہاں نہیں۔ اس کے دل میں اس تک پہنچنے کی تڑپ نہیں۔ اس کی مرضی کا علم حاصل کر کے اس کے بجالانے کا خیال نہیں بس ایک علمی تحقیق ہے جسے وہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف سالک ہے جو خدا کے لئے سرگرداں ہے۔ اس کے تعلق کا خواہش مند ہے۔ اس کے قرب کا شائق ہے۔ اس کی دوستی کا خواہاں ہے۔ اس تک پہنچنے کے واسطے بے قرار ہے اور اس کی رضا کا علم حاصل کر کے اس پر کاربند ہونا چاہتا ہے اور ایک سچی تڑپ کے ساتھ اس کی تلاش کرتا ہے۔ کیا ان دونوں کی تلاش ایک رنگ کی ہوگی؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں! پس سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنی نیت کو درست کرے اور ایک فلسفی کے طور پر نہیں بلکہ ایک سالک کے طور پر اس میدان میں قدم زن ہو اور اپنے دل میں اس تڑپ اور اس بے چینی کو پیدا کرے جو صداقت کی تلاش کے لئے ضروری ہے"۔

یہ کتاب یقیناً ان کتابوں میں شامل ہے جن کے پڑھنے سے بلکہ بار بار پڑھنے سے علمی ترقی کے ساتھ ساتھ ایمان۔ یقین۔ شرح صدر۔ بشاشت اور اطمینان قلب و سکون کی دولت بھی حاصل ہوتی ہے۔

## الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کیلئے جذبات محبت

محترم صاحبزادہ عباس احمد خان صاحب ڈیوس روڈ لاہور سے محترم آغا سیف اللہ صاحب کے نام خط محررہ ۳۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:۔

آپ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ کی راہ میں قید و بند نصیب ہوئی۔

این سعادت بزور بازو نیست

اللہ تعالیٰ صبر و رضا اور استقامت عطا کرے اور آپ کی ساری نیک خواہشیں پوری کرے اور دین و دنیا کی عظیم تر ترقیات عطا کرے۔ آپ کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے خط کا مضمون واحد ہے۔ آپ سے اور آپ کے ساتھیوں سب سے دعا کی درخواست ہے۔ سب کو میرا اسلام پہنچادیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد صاحب لاہور کینٹ سے اپنے خط محررہ ۱۰۔ مارچ میں لکھتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آپ ہر شر اور فتنہ سے محفوظ و مامون رہیں۔ صحت تندرستی والی لمبی اور فعال عمر سے نوازے جائیں۔ آپ کی بیوی بچے اور آگے ان کے بچے ہر طرح خوش و خرم رہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت بہت خدمت کا موقع ملتا رہے۔ اس پیرانہ سالی میں اس قید اور مقدمہ بازی کی مشکل سے نجات ملے۔ مجھے یہ پورا رمضان آپ کے لئے اور جملہ سٹاف الفضل کے لئے اور ماہنامہ انصار اللہ کے لئے جو اسیر ہیں دعا کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

☆☆☆☆☆

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے اپنے خط محررہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:۔

یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں روزنامہ الفضل کی ادارت ہو یا دیگر احمدی جرائد و رسائل کی ادارت یہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں بھرا بستر ہے۔ اور جو لوگ یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں وہ ہم سب کی دلی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم برکت اللہ صاحب منگلا ایڈووکیٹ سرگودھا سے لکھتے ہیں:۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس کے فضل سے ضمانت منظور ہوئی اور آپ سب لوگ حوالات سے باہر آئے۔ حضرت صاحب کی دعائیں اور ساری جماعت کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائیں اور آپ لوگوں کو رہائی ہوئی۔ دیگر اسیران کو بھی اس عاجز کا سلام اور درخواست دعا عرض کردیں۔

☆☆☆☆☆

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

# کابل / مسلسل جنگ

کابل میں مسلسل کئی روز جنگ کے بعد عید کے موقعہ پر ۱۵ روز کے لئے امن قائم رکھنے کا معاہدہ ہوا تھا۔ جو جلد ہی ٹوٹ گیا۔ یہ معاہدہ اگرچہ ربانی کی طرف سے ایک پیش کش کے نتیجہ میں ہوا لیکن وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے معاہدے کے متعلق آغاز کار میں یہ کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اس کے متعلق گفت و شنید کریں گے یعنی انہوں نے اس معاہدہ کو شروع ہی میں پوری طرح تسلیم نہیں کیا تھا۔ جہاں تک کابل میں لڑائی کا سوال ہے یہ ہمیشہ چند روز امن کے بعد جنگ کا میدان بن جاتا رہا ہے اور اب بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پندرہ روزہ امن واقعی پندرہ روز تک قائم رہے گا یا نہیں۔ اس بات کا غالب امکان ہے کہ کسی نہ کسی دھڑے کی طرف سے پھر لڑائی شروع کر دی جائے جس کے نتیجہ میں سارا علاقہ جنگ کا میدان بن جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ جب تک موجودہ سیٹ اپ قائم رہے گا اس وقت تک وہاں مکمل امن کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ورنہ اس بات پر اگر غور کیا جائے کہ ایک طرف صدر کے فوجی دستے ہیں اور دوسری طرف وزیر اعظم کے اور یہ دونو آپس میں لڑ مر رہے ہیں اور کابل پر قبضہ قائم رکھنے یا قبضہ حاصل کرنے کی جنگ میں ملوث ہیں تو حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ صدر اور وزیر اعظم کیسے ہیں۔ یا صدر کو صدارت سے ہٹ جانا چاہئے یا وزیر اعظم کو وزارت چھوڑ دینی چاہئے۔ لیکن یہ کہ دونوں صدر اور وزیر اعظم بھی رہیں اور ان کا آپس میں جھگڑا بھی یہ صورت اختیار کر جائے کہ کابل راکٹوں کی زد میں آجائے صدر ربانی کی طرف سے یہ کہا جائے کہ انہوں نے اپنے مخالف کو ہزیمت دی ہے اور ان کے مخالف کہیں کہ انہوں نے کابل پر اتنی بمباری کی ہے کہ حکومت کے قائم رہنے کے امکانات بہت کم ہیں۔ یہ باتیں دنیا کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ لیکن بہر حال یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور نہیں معلوم کب تک ہوتا رہے گا۔ باوجود اس کے کہ پاکستان اور ایران نے کوشش کی ہے کہ کابل میں مستقل جنگ بندی ہو جائے لیکن اس کے آثار نظر نہیں آتے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نون سین

## پرائمری تعلیم کی اہمیت

آج کل صوبہ پنجاب میں پرائمری تعلیم کے عام کرنے کا چرچا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عنقریب تمام بچے جو سکول میں داخل ہونے کے قابل ہوں گے ان کو کسی نہ کسی سکول میں داخل کرنا لازمی ہو گا۔ جو والدین ایسا نہیں کریں گے انہیں مختلف قسم کی سزائیں دی جا سکیں گی۔ بات بہت اچھی ہے تعلیم کو عام ہونا چاہئے اور چونکہ تعلیم کی عمارت کا بنیادی پتھر پرائمری تعلیم ہے اس لئے پرائمری تعلیم پر زور دینا چاہئے۔ اور ہر بچے کو پرائمری تعلیم حاصل کرنے کی سہولت میسر آنی چاہئے۔ یہ اور بات ہے کہ معاشرے کی جو موجودہ کیفیت ہے اس میں بعض والدین ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو اپنے بچوں ہی کی آمدنی پر گذارا کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بچوں کو مختلف جگہوں پر ملازم کروایا ہوا ہے اور وہ انہی کی آمدنی پر گذر بسر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی ضروری ہو گا کہ معاشرے کی بہتری کے سامان مہیا کئے جائیں۔ لیکن ایک اور بات بھی نہائت ضروری ہے اور وہ یہ کہ پرائمری تعلیم، تعلیم کی عمارت کا بنیادی حصہ ہونے کی وجہ سے نہایت ٹھوس ہونی چاہئے۔ اگر ہم ایسے اساتذہ کو اس تعلیم کے فریضہ پر متعین کر دیں جو اس کے اہل نہ ہوں تو یقیناً یہ بنیاد کمزور رہے گی اور آئندہ تعلیم بہتر طریق پر حاصل نہ کی جا سکے گی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بیرونی ممالک میں اچھے اچھے ٹرینڈ استاد کوشش کرتے ہیں کہ انہیں پرائمری تعلیم کی ڈیوٹی دی جائے۔ ہمیں اس بات کا بھی تجربہ ہے کہ جب ہم نے نائیجیریا میں اپنا پرائمری سکول کھولا تو جن اساتذہ نے وہاں تدریس کے لئے درخواستیں دیں ان میں سے بعض ٹیچر جو ٹرینڈ تھے ان کا اصرار یہ تھا کہ انہیں ابتدائی جماعتوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا جائے۔ تاکہ وہ بنیاد بہتر طریق پر تیار کر سکیں۔ اور آئندہ وہ بچے بہتر تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوں۔ یہاں بھی جبکہ اس بات کا چرچا ہے کہ پرائمری تعلیم کو عام کیا جائے اور ہر بچے کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ یہ تعلیم حاصل کر سکے بلکہ ہر بچے کے لئے لازمی قرار دے دیا جائے کہ وہ سکول میں داخل ہو اور پرائمری تعلیم حاصل کرے تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ انہیں تعلیم دینے والے ایسے اساتذہ ہوں جو یہ اچھی طرح جانتے ہوں کہ ان کی دی ہوئی تعلیم آئندہ کے لئے بنیاد کے طور پر ثابت ہو گی۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو نہ صرف پرائمری تعلیم ناکام رہے گی بلکہ اس کے بعد حاصل کی جانے والی تعلیم کا بھی یہی حال ہو گا۔ اب اکثر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ میٹرک کے طلباء کا تعلیمی معیار نہایت کمزور ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ انہوں نے آخری جماعتوں میں محنت نہیں کی انہیں اچھی طرح پڑھایا نہیں گیا بلکہ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پرائمری سے ہی اچھی تعلیم حاصل نہیں کی۔ اگر پرائمری کی اچھی تعلیم ہوتی تو یقیناً مڈل میں بھی وہ اچھے طالب علم ثابت ہوتے اور میٹرک کا امتحان بھی اس طرح پاس کرتے کہ کسی کو شکوہ نہ ہوتا کہ انہیں آتا کچھ نہیں۔ پس ہماری یہ گذارش ہے کہ پرائمری تعلیم کو عام کرنے کے لئے اساتذہ تیار کئے جانے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ چونکہ پرائمری تعلیم ہے اس لئے صرف میٹرک کے نوجوان جنہوں نے حال ہی میں میٹرک پاس کیا ہو انہیں اس کام پر متعین کر دیا جائے آخر الف۔ ب۔ ت ہی پڑھانی ہے۔ یہ بات نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زاہدہ خانم

# حقیقی عید

عید یعنی خوشی کا دن۔ چونکہ خوشی کے دن کی نسبت انسان یہ امید رکھتا ہے کہ بار بار آئے اس لئے اس کا نام عید رکھا گیا۔ عید کیا چیز ہے اور حقیقی عید کسے کہتے ہیں اس بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنے خطبہ عید الفطر فرمودہ ۸ جون ۱۹۲۱ء میں فرماتے ہیں "حقیقی عید یہ ہے کہ انسان کا خدا سے پختہ تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے۔ یہ ایسی عید ہے جب آتی ہے تو پھر جاتی نہیں۔ اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا نہیں سکتا۔ وہ عید نہ تو اس دنیا میں ختم ہوتی ہے نہ قبر میں ختم ہوتی ہے۔ نہ اگلے جہان میں ختم ہوتی ہے۔ بلکہ اس عید کا دن یہاں چڑھنا شروع ہوتا ہے اور اگلے جہان میں عروج پر ہوتا ہے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں۔ "میں تم سے کہتا ہوں کہ آج کا دن عید کی خوشیوں کا دن ہے آج صرف ان لوگوں کے لئے خوشی اور عید کا دن ہے جنہوں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس بات کا اظہار کرنے کے لئے ہم لوگ عید کے اجتماع پر اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم نے خدا کے حضور کامل طور پر اپنی عبودیت کا اقرار کیا۔ پس آج کی خوشی کسی دنیاوی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے خوشی ہے کہ (-) نے خدا کے حضور جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ اور بارہ مہینوں میں سے انہوں نے ایک ماہ خدا کی رضا کی خاطر جائز باتوں کو بھی ترک کیا۔ لیکن وہ شخص جو بلا عذر رمضان میں دن بھر کھاتا رہا پیتا رہا اور اپنی تمام نفسانی خواہشات کو پورا کرتا رہا۔ خدا کے حکموں کو بلا وجہ ٹالتا رہا اس نے تو اپنی جان پر ظلم کیا۔ ایسے انسان کے لئے آج عید کے باوجود خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں ہے بلکہ اسے تو آج خوش ہونے کی بجائے ماتم کرنا چاہئے تھا۔ پھر اس کے لئے بھی خوش ہونے کا آج کوئی موقع نہیں جس نے رمضان کے باوجود کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں کی کوئی عبودیت کا اقرار نہیں کیا اس کے لئے تو خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اس کے لئے تو دکھ اور رنج کا موقع ہے اس کے لئے کسی راحت کا موقع نہیں۔ بلکہ اسے آج دکھ درپیش ہے وہ آج عید کے دن کیوں ہنستا ہے اگر اس نے رمضان میں کوئی روحانی تبدیلی پیدا نہیں کی خدائی عہد پورا نہیں کیا۔ روحانیت کی طرف کوئی ترقی کا قدم نہیں اٹھایا تو کیا اسے آج خوش ہونا چاہئے ہرگز نہیں اسے تو آج رونا چاہئے۔ اس کے لئے تو آج ماتم کا دن ہے عید کا مطلب ہے بار بار آئے مگر کیا جس کے گھر ماتم ہو وہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے ماتم کا دن دن بار بار آئے ہرگز نہیں۔ لیکن جس نے رمضان میں درحقیقت اپنے اندر ایک اچھا تغیر پیدا کیا ہے۔ خدا سے صلح کی ہے خدا کی عبادت کی ہے اس کے لئے آج عید ہے وہ جس قدر خوش ہو آج اس کا حق ہے جس کو خدا کا قرب حاصل ہونے کا خطاب ملے وہ کیوں خوش نہ ہو۔ اسے تو آج بہت زیادہ خوش ہونا چاہئے۔ بہت سی عیدیں منانا چاہئیں۔ ہاں جس نے خدا کا قرب ذرہ بھی حاصل نہ کیا اور کوئی اپنے اندر تغیر پیدا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالجبار اپل

# مہاجر پرندہ

سینڈ گراؤز ایک خوبصورت مہاجر پرندہ ہے۔ اس کا تعلق عالم حیوانات کی فیملی ٹیروکلائی ڈی ڈیٹس (pteroclididates) سے ہے۔ اس کے پر نہایت ہلکے پھلکے زیتونی بھورے اور سیاہ سفید رنگ پر مشتمل ہوتے ہیں اور نہایت ہی خوشنما نظر آتے ہیں۔ نرسینڈ گراؤز کے جسم پر عام طور پر دھبے اور سینے پر سیاہ اور سفید رنگ کی خوشنما دھاریاں موجود ہوتی ہیں۔ ہر سال یہ وسط نومبر سے وسط دسمبر تک اپنی گرمیوں کی رہائش گاہ جو کہ سائبیریا کے پہاڑی سلسلے ہیں' سے سردیوں کی رہائش گاہ یعنی بلوچستان کے زیریں میدان اور مشرقی پنجاب کے بالائی صحرائی علاقوں میں ہجرت کر آتا ہے۔ یہ پرندے تھرپارکر کے صحرائی علاقوں اور سندھ کے ریتلے میدانوں میں بھی آتے ہیں ماہرین حیوانات کے مطابق مہاجر پرندوں کی ایک بڑی تعداد جو کہ پاکستان کے علاقوں میں ہجرت کرتی ہے وہ بلوچستان کے علاقوں میں ٹھہرتی ہے جہاں پر ان کو مناسب خوراک اور مناسب پناہ میسر آتی ہے مناسب خوراک میں خشک بیج' کیڑے مکوڑے اور مولسکس شامل ہیں جو کہ ان کی من پسند خوراک ہے۔ جبکہ مناسب خوراک میں لمبی لمبی گھاس اور جھاڑیاں شامل ہیں جو کہ ایک آئیڈیل پناہ گاہ کا کردار ادا کرتی ہیں۔

مگر گذشتہ کئی سالوں سے اس پرندے کی پاکستان میں ہجرت کی تعداد میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ اس پرندے کا شکار ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان پرندوں نے اپنی ہجرت کا راستہ بدل لیا ہے۔ جنگی حیاتیات کے ایک افسر جو کہ بلوچستان کے ضلع پشین میں تعینات ہیں کا کہنا ہے کہ "میں سینڈ گراؤز کی ہر سال پاکستان میں ہجرت کا ۱۹۷۰ء سے مشاہدہ کر رہا ہوں جس وقت میں نے اس محکمہ میں ملازمت اختیار کی تھی۔ شروع شروع میں وہ بڑے بڑے غولوں کی شکل میں دکھائی دیا کرتے تھے اور بعض اوقات ایک غول میں ان پرندوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی تجاوز کر جاتی تھی لیکن اب ایسا ہرگز نہیں ہوتا"

عام طور پر اس پرندے کا شکار اس کے گوشت کی وجہ سے کیا جاتا ہے چونکہ یہ پرندہ غول کی شکل میں اڑتا ہے اور اسی شکل میں اپنی خوراک بھی حاصل کرتا ہے لہٰذا ان کا شکار بھی نہایت آسان ثابت ہوتا ہے عام طور پر ان کا شکار دن کے وقت کیا جاتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب یہ اپنی خوراک حاصل کر رہا ہوتا ہے اس کا شکار زیادہ تر پہاڑی اور ریتلے علاقوں میں کیا جاتا ہے ایک بوڑھے شکاری کا کہنا ہے کہ ان کو کھیتوں میں شکار کرنا نہایت ہی آسان ہے۔ ان پرندوں کو دیکھنا آسان کام نہیں ہے کیونکہ ان کے جسم کے پر ان کے بیرونی ماحول سے مطابقت رکھتے ہیں لہٰذا ان کو تلاش کرنے میں نہایت ہی تیز آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف ایک زیرک شکاری ہی ان کو بغیر خوف وہراس میں مبتلا کئے ان کے قریب جاسکتا ہے مشاہدہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ جتنا ان پرندوں کے قریب تر ہوں گے اتنے ہی زیادہ پرندے شکار کئے جاسکتے ہیں۔

ایک شکاری کا یوں بھی کہنا ہے کہ چونکہ یہ پرندے گاڑیوں وغیرہ سے خوف وخطرہ محسوس کرتے ہیں لہٰذا شکاریوں کو کیموفلاج قسم کے کپڑے پہن کر ان کے قریب جانا چاہئے۔ اس پرندے کا شکار عام طور پر شاٹ گن سے کیا جاتا ہے۔ اور اس میں زیادہ بہتر ڈبل بیرل شاٹ گن تصور کی جاتی ہے۔ تاہم ایک شکاری جس کے پاس پانچ کارتوس والی شاٹ گن موجود ہو زیادہ پرندے شکار کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے بعید نظریہ غول پر بھی منحصر ہے کہ اس میں کتنے پرندے موجود ہیں اور سب سے واضح طور پر شکاری کی مہارت ہے اگرچہ سینڈ گراؤز کا شکار دوسرے مہاجر پرندوں کی نسبت بہت آسان ہے۔ ایک شکاری کا کہنا ہے کہ چار آدمیوں پر مشتمل ان کی پارٹی ایک دن میں تقریباً ۳۸۰ پرندوں کا شکار کرتی ہے۔ اور وہ یہ شکار ضلع ژوب کے علاقہ سپن کائی کے نزدیکی پہاڑی علاقوں میں کرتے ہیں۔

اس پرندے کو شکار کرنے کا ایک اور طریقہ اپنایا جاتا ہے جس میں ہوتا یوں ہے کہ شکاری پرندوں کی مخالف سمت میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہے جدھر پورا غول منہ کر کے اپنی خوراک چگ رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف سے کوئی دوسرا آدمی یا گاڑی بھیجی جاتی ہے جس کو دیکھ کر وہ خطرہ محسوس کرتے ہیں اور گاڑی یا بھیجے گئے آدمی کی مخالف سمت میں اڑتے ہیں اور جونہی وہ پرندے ۱۵۰ سے ۲۰۰ فٹ کی بلندی پر ہوا میں پہنچتے ہیں شکاری اپنی بندوقوں سے فائر کردیتے ہیں۔

پرندوں کو شکار کرنے کی دوسری جگہ ان کے پانی پینے کی جگہیں ہیں۔ یہ پرندے صبح سویرے اور غروب آفتاب کے وقت غول کی صورت میں پانی پینے کے لئے آتے ہیں ایک شکاری کا کہنا ہے کہ یہ پرندے بہت ہی زیادہ نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایک شکاری ان کو شکار کرنے کے لئے ایسی جگہ ڈھونڈتا ہے جہاں پر یہ پانی پینے کے واسطے آتے ہوں۔ وہ ان کے آنے سے قبل وہاں جھاڑیوں میں یا کسی خندق نما جگہ میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پھر جونہی پرندوں کا یہ غول اڑتا ہے وہ شکاری کی گولیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آیا وہ ایک ہی جگہ پر پانی پینے کے لئے آتے ہیں تو اس نے کہا کہ نہیں یہ ضروری نہیں ہے۔ تاہم بعض اوقات وہ ایک ہی جگہ پر ایک یا دو ہفتہ پانی پیتے ہیں لیکن جب وہ مذکورہ جگہ پر شکار ہو جائیں تو پھر وہ جگہ تبدیل کرلیتے ہیں۔

## سینڈ گراؤز کی اچھی بکاؤ قیمت ہے

ان پرندوں کو بذریعہ جال پکڑنے کے لئے شکاری ایسی جگہ جال پھیلاتے ہیں جہاں پر آکر انہوں نے اپنی خوراک حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اور یہ جال ۴۰ سے ۵۰ فٹ کے رقبہ پر پھیلاتے ہیں اور جب ایک مرتبہ یہ پرندے بیٹھ جاتے ہیں تو چھپا ہوا شکاری جال کے دھاگے کھول دیتا ہے اور یوں پرندے بآسانی پکڑے جاتے ہیں۔

سینڈ گراؤز کی اچھی بکاؤ قیمت ہے لوگ یا تو اسے گوشت کے واسطے خریدتے ہیں یا پھر گھر میں رکھنے کے لئے کیونکہ یہ ایک خوبصورت پرندہ ہے خاص طور پر نر زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اوز اسی وجہ سے لوگ اس کو گھروں میں پالنا پسند کرتے ہیں۔ تاہم اس پرندے کو گھروں میں پالنا اتنا بھی آسان کام نہیں ہے کیونکہ جونہی گرمیوں کا موسم شروع ہوتا ہے اس پرندے کا اسیری میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا وزن بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے جحم میں بھی کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

سینڈ گراؤز کا شکار بغیر کسی رکاوٹ کے دوسرے مہاجر پرندوں کی مانند ابھی تک جاری ہے اور یہ ایک بڑا المیہ ہے اور اب اس وقت میں اس کا اور بھی زیادہ شکار کیا جا رہا ہے۔ یہ پرندہ اپنے سرخ گوشت اور مزیدار ذائقے کی بدولت مشہور ہے ہر پرندے کا اوسط وزن تقریباً دو پاؤنڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ اس کا گوشت جنسی مقاصد اور گردے کی پتھریوں کے لئے مفید ہے۔

ضلع ڈی۔ آئی۔ خان کے ایک پیشہ ور شکاری کا کہنا ہے کہ میں ہر سال سلیمانی پہاڑی سلسلہ کے علاقہ زرکانی میں ان پرندوں کا بڑی تعداد میں شکار کرتا ہوں اور فی پرندہ ۵۰ روپے بیچتا ہوں اور ان کی کافی زیادہ خرید ہے۔ اس شکاری نے مزید بتایا کہ لوگ عام طور پر اس پرندے کو اعلیٰ درجہ کے افسروں کے واسطے بطور تحفہ لے جاتے ہیں۔

سینڈ گراؤز ایک مشہور گیم برڈ ہے جو کہ ہر سال سردیوں کے موسم میں وسط ایشیا سے پاکستان کے مختلف مساکن میں ہجرت کر آتا ہے۔ تاہم نہ صرف اس پرندے کی تعداد میں بہت زیادہ کمی واقع ہوئی ہے بلکہ یہ شدید خطرات سے بھی دوچار ہے کہ کہیں اس کی نسل ناپید ومفقود نہ ہو جائے۔ اگر اس کو پاکستان میں مختلف آفات سے تحفظ کے مواقع فراہم نہ کئے گئے تو تب مستقبل میں اس بات کے بہت زیادہ امکانات ہیں کہ ہم ان کی تھوڑی سی تعداد بھی نہ دیکھ سکیں۔

(فرنٹیر پوسٹ مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۹۳ء)

بقیہ صفحہ ۳

○ مکرم محمد ابراہیم صاحب خانیوال سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور اشرار کے ہر ایک شر سے مامون ومحفوظ رکھے۔ اور محض اپنے فضل سے دین کی خدمت کی توفیق دے۔

بلاناغہ آپ سب کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مخالف کو ناکام ونامراد کرے گا اور احمدیت کے خدام بفضلہ تعالیٰ کامیاب وکامران ہونگے۔ آپ کی تکالیف سے قلوب پریشان ہیں اور محض خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت کے طالب ہیں۔ ہم سب آپ کی تکلیف میں آپ کے ساتھ شامل ہیں۔

رات جتنی طویل ہوتی ہے
صبح نو کی دلیل ہوتی ہے

اللہ نے چاہا تو تمام مشکلات دور ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ حق کی فتح نمایاں کرے گا۔ اور یہ ساری تکالیف اور دکھ سکون اور اطمینان میں بدل جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر عمران

# ہائیکنگ

پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں دنیا کے تین مشہور ترین سلسلہ ہائے کوہ یعنی کوہ ہمالیہ ' قراقرم اور ہندوکش واقع ہیں جن میں دنیا کے بلند ترین پہاڑ' جھیلیں اور خوبصورت وادیاں ہیں۔ان علاقوں میں ہر سال غیر ملکی لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں۔ ان میں کچھ کوہ پیما ٹیمیں' کچھ ٹر یکنگ ٹیمیں اور ایک کثیر تعداد میں افراد سیاحت کے لئے آتے ہیں۔ اس معاملے میں ہم پاکستانی ابھی بہت پیچھے ہیں ہم ابتدائی ٹر یکنگ کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

**ٹر یکنگ :-** بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دوسری زبان سے ترجمہ کرنے سے ان کی معنویت کا حسن کھو جاتا ہے۔ اور اردو زبان کی وسعت اتنی شاندار اور خوب ہے کہ اس نے بہت سے ایسے الفاظ کو اصلا" اپنے اندر سمو لیا ہے۔ ٹر یکنگ۔ ہائیکنگ کو بھی اس زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ سادہ الفاظ میں ٹر یکنگ' پہاڑوں میں تفریحا" پیدل پھرنے کو کہتے ہیں۔ (وسیع تر معنوں میں خچروں یا سائیکل پر پھرنا بھی ٹر یکنگ کہلا سکتا ہے۔ اردو میں ٹر یکنگ کو کوہ نوردی کہہ سکتے ہیں عام طور پر ٹر یکنگ کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

**ا۔ پہلا درجہ یا اے گریڈ:-** اس درجہ میں مکمل طور پر فنی مہارت اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے کوہ پیمائی (Mountaineering) کہا جاتا ہے۔

**دوسرا درجہ یا بی گریڈ:-** اس درجہ میں کچھ فنی سامان کا استعمال شامل ہے ان چیزوں کے استعمال کا طریقہ آنا ضروری ہے۔

**تیسرا درجہ یا سی گریڈ:-** اس درجہ میں آدمی کا بنیادی صحت اور عام فہم و فراست کا حامل ہونا ضروری ہے۔اس قسم کی ٹر یکنگ میں کسی قسم کی فنی مہارت کی ضرورت نہیں۔

پہاڑوں میں ٹر یکنگ 'ایک انتہائی دلچسپ اور صحت مند کھیل یا مشغلہ ہے۔ اس میں تفریح کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے لئے تربیت کے بہت سے پہلو موجود ہیں۔ سخت ترین اور دشوار گذار اترائیوں' چڑھائیوں پر اپنا سامان اٹھا کر چلنا' اپنے لئے کھانے پکانے کا بندوبست کرنا' اپنی رہائش (Camping) کا انتظام کرنا' ایک دوسرے سے تعاون کرنا' ماحول کی صفائی کا خیال رکھنا' یہ سب چیزیں انسان کے کردار کی تعمیر میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

کسی بھی ٹریک کے دوران کچھ انفرادی اور کچھ اجتماعی استعمال کی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اہم ترین اور بنیادی ضرورت کی اشیاء کی فہرست درج ذیل ہے۔

**سامان برائے ٹر یکنگ**

انفرادی کٹ منسلک ہے۔

**اجتماعی سامان** ا۔ خیمہ ۲۔ پکانے کے برتن دیگچیاں+ چمچ ۳۔ تیار کھانے۔ مصالحہ جات ۴۔ چولھا+ ایندھن ۵۔ ادویات ۶۔ چائے / کافی بنانے کا سامان ۷۔ پانی کے لئے کین ۸۔ برتن دھونے کے لئے فوم+ ڈسٹر ۹۔ کیمپ لائٹ+ موم بتی وغیرہ

ٹریک کے دوران استعمال ہونے والے اشیاء کی یہ فہرست بہت حد تک مکمل ہے اشیاء کی مقدار ٹریک کے لئے مجوزہ علاقہ' موسم اور دنوں پر منحصر ہے۔ اسی طرح لباس میں بھی آپ اپنی پسند اختیار کر سکتے ہیں۔ صرف ان باتوں کا خیال ہو کہ ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور کوئی چیز فالتو نہ ہو۔ جسے اٹھانا مسئلہ بن جائے۔

اب کچھ ایسا سامان جو کہ عموما دوسرے درجے بی گریڈ کی ٹر یکنگ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مختصر تعارف اور طریقہ پیش ہے۔

**ICE AXE** یہ ایک گینتی نما اوزار ہے۔ جو مختلف کاموں کے لئے انتہائی کار آمد ہے برف پر عموداً چڑھائی کے لئے استعمال ہوتا ہے سخت برف پر قدم کی جگہ کاٹنے 'کھدائی کرنے' بطور چھڑی رسی کا لنگر بنانے غرضیکہ برف والے علاقوں میں ٹریک کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

**CRAMPONS** * سخت برف پر چلنے اور عمودی چٹانوں پر چڑھنے اترنے کے لئے جوتوں کے نیچے باندھا جاتا ہے یہ لوہے کی بنی ہوئی میخوں پر مشتمل ہوتے ہیں مختلف اور چھوٹا بڑا ہو سکنے والے سائز میں دستیاب ہوتے ہیں۔

**Climbing rope** جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ عمودی جگہوں پر چڑھنے اور اترنے کے کام آتی ہے۔ اس کے علاوہ گلیشیرز اور دارڑوں والے علاقوں میں چلنے کیلئے لازمی ہے۔ اس کے ساتھ Harness اور Carabiners وغیرہ بھی درکار ہوتے ہیں۔

**Pedometer** یہ ایک چھوٹا سا آلہ ہے جسے بیلٹ میں لگا کر قدم کی لمبائی کے مطابق اندازا" سیٹ کر لینے سے طے کردہ فاصلہ کا پتہ چلتا ہے۔ کارکردگی اگرچہ سو فیصد درست نہیں ہوتی مگر تجربہ کے بعد کافی حد تک درست اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

**Altimeter** یہ آلہ بلندی معلوم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے ہوا کے دباؤ سے بلندی کا تعین کرتا ہے اس لئے شدید موسموں میں کارکردگی میں فرق پڑ سکتا ہے۔ بیرومیٹر کا کام بھی کرتا ہے اور بعض میں ٹیمپریچر گیج بھی لگی ہوتی ہے۔

**Compass** (قطب نما) اس سے سمت کا تعین ہوتا ہے۔ نقشہ دیکھنے اور بنانے میں معاون ہوتا ہے درج بالا تین اشیاء ٹریک کے ریکارڈ اور نقشہ بنانے کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اور ان کے استعمال سے دلچسپ اور ضروری معلومات کا ریکارڈ رکھا جا سکتا ہے۔

اب کچھ مختصراً میں اپنے کلب کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ ۱۹۹۲ء میں ہم کچھ دوستوں نے مل کر نصرت جہاں ہائیکنگ کلب کے نام سے یہ کلب بنایا۔ چونکہ سارے لڑکے نصرت جہاں اکیڈمی سے میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ ہمارے دو استاد بھی شامل ہوئے۔ مکرم امجد محمود ملک صاحب ہمارے کلب کے صدر اور مکرم شاہد الاسلام صاحب بھٹی نائب صدر اور راقم سیکرٹری جنرل بنے۔ بعد میں کلب کا نام تبدیل کر کے "دی ماؤنٹینیرز" رکھ دیا گیا۔ ہمارے کلب نے شدل گلی (سرن ویلی سے کاغان ویلی) اور شنٹر پاس (Shunter) (نیلیم۔ کشمیر وادی سے گلگت ایجنسی) میں ٹریک لگائے ہیں۔ اس وقت ہمارے ممبران کی تعداد ۱۵ ہے۔ اور کچھ حد تک سامان میں ہم خود کفیل ہو چکے ہیں۔ یہ باقاعدہ منظور شدہ کلب ہے۔ جسے مجلس صحت کے ماتحت عالمی ہائیکنگ فیڈریشن (آئی۔ ایچ۔ ایف) کی نگرانی میں مختلف مہمات کو سر کرنے کی توفیق ملی)

**The Mountaineers**

سرپرست اعلیٰ:- مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب
ایڈوائزر:- مکرم طاہر عمران خاں صاحب
صدر:- مکرم شاہد الاسلام صاحب بھٹی
سیکرٹری جنرل:- حافظ مظفر عمران صاحب
مستقل ممبران:-
مکرم عبد القدوس صاحب
مکرم حافظ خالد محمود صاحب
مکرم منیر احمد خان صاحب
مکرم عابد محمود صاحب

**سامان برائے ٹر یکنگ** ا۔ رک سیک ۲۔ سلیپنگ بیگ ۳۔ میٹرس۔ فوم پیڈ ۴۔ جوتے ۵۔ پتلون ۶۔ جیکٹ ۷۔ سویٹر ۸۔ ٹوپی اونی پی کیپ ۹۔ مفلر ۱۰۔ دستانے ۱۱۔ برساتی ۱۲۔ عینک (سیاہ) ۱۳۔ بنیان۔ انڈرویئرز ۱۴۔ چھڑی ۱۵۔ ٹارچ بمعہ سیل ۱۶۔ پانی کی بوتل ۱۷۔ چاقو+ ٹن کٹر ۱۸۔ چمچ' پلیٹ' کپ ۱۹۔ ٹائلٹ پیپرز ۲۰۔ شیونگ بکس + ٹائلٹ کٹ ۲۱۔ صابن + پیسٹ + برش ۲۲۔ سوئی دھاگہ بٹن ۲۳۔ ماچس + لائیٹر ۲۴۔ سیٹی ۲۵۔ ڈائری + بال پین ۲۶۔ (فالتو) پلاسٹک کے لفافے ۲۷۔ برتن دھونے والا پاؤڈر ۲۸۔ Chap stick ۲۹۔ Suntan Cream ۳۰۔ کیمرہ گھڑی ۳۱۔ میڈیسن اور فرسٹ ایڈ کٹ

**بقیہ صفحہ ۴**

نہیں کیا اس کے لئے کوئی عید نہیں اس نے تو اپنا عید پر مال اور وقت بلاوجہ ضائع کیا۔ اس کا عید منانا پاگلوں کا سا کام ہے۔ اس پر تو یہ مثال صادق آتی ہے کہ خدا ماتم کے دن بار بار لائے۔ پس خوب یاد رکھو کہ یہ کوئی دنیاوی خوشی کا دن نہیں۔ آج خوشی منانے کے وہی لوگ مستحق ہیں جنہوں نے رمضان میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کی۔ اور خدا کے قرب کو تلاش کیا۔"

(فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۷)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے فرمان کے مطابق عید کے دن خوشی منانے کا صرف وہی انسان مستحق ہے جس نے رمضان المبارک کے ایام سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ خدائی قرب کی راہیں زیادہ سے زیادہ تلاش کیں۔ اور اپنے اندر پہلے دنوں سے بڑھ کر روحانی تغیر پیدا کیا اور بلاعذر روزے رکھنے سے محروم نہ رہا بلکہ دلی خوشی اور مکمل رغبت کے ساتھ روزے تمام شرائط کے ساتھ رکھے ایسے خوش نصیب انسان کے لئے لاریب آج دراصل حقیقی خوشیوں کی عید زمین پر ہی نہیں آسمان پر بھی لازوال عید کی خوشیاں مقدر ہیں اور وہ آج جتنا بھی خوش ہو بلکہ خوشی سے اچھل کر خدا کے حضور پہلے سے بڑھ کر سجدات شکر بجالائے جس نے اس کو ایسی خوشیوں سے بھرپور عید نصیب کی۔ ایسا انسان پھر عید کے دن پرانے کپڑے اور جوتوں کے ساتھ بھی عید کی خوشیاں منائے اس کو حقیقی عید کی وجہ سے اطمینان قلب جیسی نعمت عظمیٰ تو مل چکی ہے جو ابدی راحت اور سکون کا موجب ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس ایسے محروم انسانوں پر جو بلاعذر رمضان کی تمام برکتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور بلاعذر روزے رکھنے سے محروم رہے مگر آفرین ہے ان کی عید پر بلا دریغ شاپنگ اور انواع و اقسام کے کھانے پکانے اور لطف اندوز ہونے پر۔ حقیقت تو یہ ہے رمضان المبارک کی برکتوں سے محروم بدنصیب لوگ عید کا حقیقی مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے عید کی چہل پہل اور ہزاروں روپے خرچ کرنے میں سب سے آگے آگے ہوتے ہیں ایسی ہی عید کو ہمارے پیارے امام نے خوشی کی بجائے ماتم کا دن قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید کی خوشیاں عطا کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## بقیہ صفحہ ۱

گی۔ اس نے لازماً عالمگیر سمندر کی شکل میں پورا ہونا ہے۔ حضرت صاحب نے سوال کیا کہ یہ سارے وعدے کس کے حق میں پورے ہونے تھے؟ کیا اس انجمن کے حق میں جو غیر مبایعین نے قائم کر رکھی ہے۔ تو کیا وہ سارے وعدے جھوٹے ثابت ہوئے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے میرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت صاحب نے فرمایا آج غیر مبایعین کی حالت دیکھ کر تو معلوم ہوتا ہے کہ نعوذباللہ یہ سارے وعدے جھوٹے نکلے تو پھر آپ انجمن کا جھگڑا کیوں لئے بیٹھے ہیں۔ پھر تو ساری بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ساری اولاد نعوذباللہ کافر اور مرتد ہے تو پھر حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کیوں کرتے ہو۔ جاؤ جاکر لیکھرام کی بیعت کرو۔ کیونکہ پھر تو اس کی ہی ساری باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔ اس نے یہ کہا تھا کہ قادیان میں کوئی (حضرت) مرزا (صاحب) کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج قادیان کا نام ساری دنیا میں شہرت پا گیا ہے۔ وہ جو ہمیں قادیانی کہہ کر تنگ کرتے ہیں وہ جانتے نہیں کہ ہمیں قادیانی کہنے سے قادیان کا لفظ ساری دنیا میں شہرت پا رہا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جن دنوں میں احمدیہ ہوسٹل لاہور میں پڑھائی کے سلسلہ میں مقیم تھا وہاں پر ایک پیغامی دوست اسلم صاحب مجھے بڑی باقاعدگی سے ملنے آیا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے حسرت ہے کہ کاش حضرت بانی سلسلہ کی اولاد میں سے ایک ہی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو جائے۔ میں جب یہ دیکھتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ کی اولاد میں سے ایک بھی شخص ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے۔ کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ وہ صاحب سارا دن بحث کرکے سر پھینک کر واپس چلے جاتے تھے کہ میں اپنے ساتھیوں سے بات کرکے دوبارہ آتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ اچھے آدمی تھے۔ بے کار کج بحثی میں نہیں پڑتے تھے۔ بار بار کی بحث کے بعد وہ یہ حسرت ساتھ ہی لے کر فوت ہو گئے کہ کاش حضرت بانی سلسلہ کی اولاد کا ایک ہی شخص ان کی جماعت میں شامل ہو جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے یعنی آج (۱۹۹۴ء) سے قریباً ۴۹۔ ۵۰ سال پہلے کا۔ زمانہ بدل گیا۔ روشیں تبدیل ہو گئیں۔ وہ جماعت جس کو یہ قادیان میں چھوڑ آئے تھے اور بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ ہم جماعت کے خزانے میں صرف ۶ یا ۱۲ آنے چھوڑ آئے ہیں بڑھتے بڑھتے اتنی وسیع ہو گئی کہ آج دنیا بھر میں اس کی شاخیں اور جماعتیں قائم ہیں۔

جب ان پیغامیوں کو یہ کہا جائے کہ تمہاری تعداد جماعت مبایعین کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تو جواب دیتے ہیں کہ اللہ کی جماعتیں اقلیت میں ہی ہوتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بات یہ نہیں ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کرتا کہ سفر کا آغاز اکٹھا ہو۔ اور ایک حصہ یہ دعویٰ کرے کہ جماعت کی اکثریت اس کے ساتھ ہے۔ غلبہ اس کو نصیب ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے یہ غلبہ 'اقلیت میں بدل جائے۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ ان کی زمینیں تنگ کرتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب نے پیغامیوں سے فرمایا کہ عقل کے ناخن لو اور ہوش کرکے حقائق پر غور کرو۔ یہ لوگ بڑی شان سے قادیان سے نکلے تھے دندناتے ہوئے کہ جماعت کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔ وہ اکثریت کہاں رہ گئی؟

حضرت صاحب نے اہل پیغام کو متنبہ فرمایا کہ جتنی گستاخیاں کرو گے نقصان اٹھاؤ گے۔ آپ نے فرمایا میں مزید ان کو منہ نہیں لگانا چاہتا۔

میں نے جتنی باتیں کی ہیں اب جس کے دل میں تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ کا ذرا بھی خوف ہے وہ ان باتوں سے جان لے گا کہ حق کیا ہے؟ اور دوسری باتیں کیا ہیں۔ جو بالکل بے حقیقت اور لایعنی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان نکاح

○ مکرم سید عبدالمنان شاہ صاحب ابن مکرم سید عبدالستار شاہ صاحب ڈھل گھیڑ کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ رقیہ خانم صاحبہ بنت مکرم سید منیر حسین شاہ صاحب چک ۲۰ ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ ۱۵۔ جنوری ۹۴ء کو محترم مشہود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر چک ۲۰ ضلع منڈی بہاؤالدین میں پڑھا اور دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتے کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم کرنل منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کا پچھلے ہفتہ آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ ابھی تک تکلیف ہے۔

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب سابق ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر لاہور کی بیگم صاحبہ (مبارکہ ملک) کا عنقریب آنکھ کا آپریشن اتفاق ہسپتال میں ہونے والا ہے۔

○ مکرم پیر محمد صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ کے چھوٹے بیٹے منصور احمد کی آج سے چھ ماہ قبل دائیں ٹانگ بوجہ کینسر کاٹ دی گئی تھی۔ اب اس کی گردن اور آدھا سر درد کرتا ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم رشید احمد شاہ صاحب ابن سید محمد حسین شاہ صاحب (وفات یافتہ) کارکن دارالقضاء کچھ دنوں سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔

○ مکرم ولی الرحمان صاحب دفتر حدیقتہ المبشرین ربوہ کی خوش دامن محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ (چنیوٹ) کے گلے میں غدود ہو جانے کے باعث خوراک کی نالی بند ہو گئی ہے۔ کچھ عرصہ سے دودھ وغیرہ پی لیتی تھیں اب وہ بھی بند ہوتا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں نے گلے کا آپریشن تجویز کیا ہے جس کے لئے انہیں راولپنڈی میں مکرم جنرل محمود الحسن صاحب کے پاس بغرض آپریشن لے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

## سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بشیر خان صاحب گلگتی مورخہ ۲۳۔ مارچ ۹۴ء کو ملتان میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ حضرت صوفی مولا بخش صاحب لاہور والے رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دختر اور حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ: 28- مارچ- 1994ء**
صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کیپ Cap کرنے کی باتیں درست نہیں۔ قوم کو ملکی سلامتی کے بارے میں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ملکی مفادات کو خطرے میں نہیں ڈالا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نجی شعبہ میں ہسپتالوں کے قیام میں حکومت ہر قسم کی امداد مہیا کرے گی۔ اس لئے سرمایہ کاروں کو چاہئے کہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے آگے آئیں۔

○ ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی حیدر آباد سمیت سندھ کے اکثر شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ اس ہڑتال اور احتجاج کے دوران پر تشدد واقعات ہوئے جن میں ۴۔ افراد ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے۔ چالیس افراد کو حراست میں لیا گیا۔ کراچی میں ۱۹ گاڑیوں ریلوے بکنگ آفس کو آگ لگادی گئی۔ دن بھر ٹائر جلتے رہے۔ ایم کیو ایم نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسروں کے ہاتھوں ناہید بٹ نامی لڑکی کی بے حرمتی پر سندھ میں سوگ منانے اور ہڑتال کرنے کی اپیل کی تھی۔

○ لاہور کی خصوصی عدالت نے بے نظیر بھٹو کو سیکرٹ سروسز فنڈز کی ناجائز تقسیم کے الزام سے بری کر دیا۔ اب ان کے خلاف کراچی کی خصوصی عدالت میں دائر شدہ صرف دو صدارتی ریفرنس فیصلہ طلب ہیں۔

○ قومی اسمبلی کی خارجہ امور کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر بھارت کو دفاعی پوزیشن پر دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو حقوق دلانے کے لئے حمایت حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھی جائے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں لاء اینڈ آرڈر کے کنٹرول کے لئے فوج کا رہنا مفید نہیں۔ فوج سندھ سے چلی جائے۔ انہوں نے کہا پیپلزپارٹی مہاجروں کو فوج سے لڑانے کی خواہش مند ہے اگر حالات کنٹرول نہ کئے گئے تو صورت حال سقوط مشرقی پاکستان سے مختلف نہ ہوگی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان مائیکل میکارے نے کہا ہے کہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ٹروب ٹالبوٹ آئندہ ماہ پاکستان اور بھارت کے دورے میں دونوں ملکوں کو ایٹمی عدم پھیلاؤ پر رضامند کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل راجہ محمد ظفر الحق نے کہا ہے کہ کشمیر کو اہمیت دینے سے متعلق بطروس غالی کا بیان بہت بڑی کامیابی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اومان کے سربراہ سلطان قابوس سے ملاقات کی اور ان سے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل' باہمی دلچسپی کے امور' خلیجی ممالک سے تعلقات' اور مسلم امہ کو درپیش مسائل پر تفصیلی بات چیت کی۔ بے نظیر نے اومان کے سلطان کو مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی سے مطلع کیا۔ اومان پاکستان میں تیل و گیس کی تلاش اور کھاد کا کارخانہ لگانے میں تعاون کرے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں بجلی کی پیداوار بڑھانے میں تعاون پر بھی غور ہوا۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ پیر آف پگاڑو نے کہا ہے کہ کھیل شروع ہونے والا ہے۔ "چوہدری صاحب" پھر میدان میں آ گئے ہیں ان کا نشانہ جیالے ہوں گے۔ محترمہ صرف منصوبوں اور پالیسیوں کا اعلان کریں گی عمل درآمد کوئی اور کرے گا انہوں نے کہا کہ کھیل پنجاب سے شروع ہوگا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر مخدوم سید علی رضا شاہ کی گاڑی پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ سے گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے تاہم گاڑی میں سوار دونوں افراد محفوظ رہے۔ جوابی فائرنگ کے باعث ملزمان موقعہ سے فرار ہو گئے یاد رہے کہ ۲۳ مارچ کو بھی علی رضا اسی قسم کے قاتلانہ حملہ میں بال بال بچ گئے تھے۔

○ وفاقی محتسب جسٹس (ریٹائرڈ) سید عثمان علی شاہ کی طرف سے قائم کردہ خصوصی کمیشن نے ۸۰۔ ارب روپے کے قرضے ڈوبنے کی ذمہ داری سٹیٹ بنک اور تجارتی بنکوں پر عائد کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وفاقی محتسب کو ۱۹۹۳ء میں سب سے زیادہ شکایات ٹیلی کمیونی کیشن' واپڈا اور سٹیٹ لائف کے خلاف موصول ہوئیں۔

○ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد نے کہا ہے کہ عالم اسلام میں عمداً ایٹمی ری ایکٹر قائم ہونے نہیں دیا جاتا۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے ایٹمی ری ایکٹر کے کچھ حصے مقامی طور پر تیار کر لئے ہیں لیکن مقامی طور پر مکمل ری ایکٹر تیار کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ چشمہ کے مقام پر لگنے والا دوسرا ری ایکٹر ۱۹۹۸ء میں مکمل ہو جائے گا۔ یاد رہے کراچی میں قائم کیا گیا ایٹمی پاور ری ایکٹر اسلامی دنیا کا پہلا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر کے اپنے بھائی مرتضیٰ بھٹو کی پیرول پر رہائی سے انکار کے بعد نصرت بھٹو نے انسانی حقوق کے عالمی اداروں سے رابطے قائم کئے ہیں۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کے فیصلے کے مطابق کلرکوں نے آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال کی۔ دفاتر کی تالابندی کی اور ہر جگہ جلسے اور ماتمی جلوس نکالے۔ سرکاری دفاتر پر سیاہ پرچم لہرائے گئے اور احتجاجی بینرز آویزاں کئے گئے۔

○ واپڈا کے ممبر پاور مسٹر جاوید اختر نے کہا ہے کہ بجلی کے شدید بحران کے باعث آئندہ چند ماہ میں لوڈشیڈنگ میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ اور اگر بجلی کی آسائشات اور ائرکنڈیشنر بند نہ کئے گئے تو عام لوگوں کو پنکھا چلانے کے لئے بھی بجلی نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۷ سو میگاواٹ لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے جو چند ماہ تک ۲ ہزار میگاواٹ ہو جائے گی۔

تبدیلی فون نمبر: پرانا نمبر 5/2
نیا نمبر: 211592
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

## ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

ھوالشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے
دردوں کے فوری علاج کیلئے
حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل
Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل
Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت:- فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی :- فی سمیل:- پانچ ڈالر $5
مکمل پرس چالیس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
موجد:- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون:- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
● پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ ●
فون نمبر 211592
ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ
الیکٹریشن
داخلہ جاری ہے
داخلہ کیلئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
میٹھا پانی ۔ بجلی ۔ سیوریج ۔ پختہ سڑکیں ۔ سکول
30 مارچ 1994 تک بکنگ کرانے والے 2 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تمام اقساط معاف
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فراسیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
72176 2 64641